روزنامہ
الفضل
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 26 اگست 2000ء - 25 جمادی الاول 1421 ہجری - 26 ظہور 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 194

شاہی کارندوں کو عارفانہ جواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کو دعوت اسلام کا خط لکھا تو اس نے نہ صرف وہ خط پھاڑ دیا بلکہ یمن کے گورنر باذان کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کیلئے دو سپاہی بھیج دیئے۔ آپؐ نے ان سپاہیوں کو تبلیغ کی۔ رات ٹھہرایا اور صبح ان سے فرمایا کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خدا یعنی کسریٰ کو قتل کر دیا ہے۔ یہ وہی رات تھی جب کسریٰ کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا تھا۔ اور رسول اللہؐ کی گرفتاری کا فرمان منسوخ کر دیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر یمن کا گورنر مسلمان ہو گیا۔

(تاریخ طبری جلد2 ص296 مطبع استقامہ قاہرہ 1939ء)
(تاریخ الخمیس جلد2 ص36 شیخ محمد بن حسن۔ موسسۃ شعبان بیروت)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب: 30 جولائی 2000

بچپن سے خراب آنکھ حضرت مسیح موعود کے "اللہ شفا دے گا" کہنے سے معاً ٹھیک ہو گئی

نقرس کے درد کا شکار دونوں پاؤں، حضرت مسیح موعود کے پاؤں کے نیچے آنے سے درد سے نجات پا گئے

انگریز ڈی سی اور ایس پی کی ملاقات سے حضرت مسیح موعود کی بے رغبتی

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (قسط نمبر 4)

حضرت محمد حسین صاحب ٹیلر

ماسٹر ابن خدا بخش صاحب گوجر

1897ء میں بیعت کی۔ ان کے بیٹے عبدالمنان کی ٹیلرنگ کی دکان ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بچپن سے کشتی دیکھنے کا شوق تھا۔ ایک دن کشتی دیکھ کر آیا۔ ایک گھر میں کوئی مہمان لاڑکانے سے آیا ہوا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ وہاں کے کوئی حالات سناؤ۔ اس نے کہا کہ وہاں پر ایک مولوی نے تقریر کی ہے کہ زیادہ تعلیم پڑھنے سے دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ قادیان میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میں خدا ہوں۔ میں نے کہا کہ حوالہ دو۔ اس نے کہا براہین احمدیہ میں ہے۔ ایک احمدی کو تلاش کیا گیا وہ محمد حیات تھے چنیوٹ کے رہنے والے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس براہین احمدیہ ہے۔ اس نے کہا' ہے۔ کھول کر دیکھا تو اس میں لکھا تھا کہ خدا میرے میں ہے اور میں خدا میں ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ تو معمولی بات ہے۔ جو شخص شیطانی خیالات کا حامل ہو اسے مجسم شیطان کہہ دیا جاتا ہے۔ جو رحمانی خیالات کا حامل ہو اسے رحمانی کہہ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے کہا لو بھائی یہ بھی مرزائی ہو گیا۔ میں نے کہا کہ مرزائی تو بہت اچھی چیز ہے۔ روئی دار ہوتی ہے۔ اگر کسی کو نمونیہ ہو جائے تو اس کے گلے میں پہنا دیتے ہیں۔ میں اپنی دکان پر آ گیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ امام مہدی آ گیا ہے۔ میں قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ رات کوئی گیارہ بجے کا وقت تھا جب میں بٹالے پہنچا۔ قیام کی کوئی جگہ نہ تھی۔ حیران پریشان مسافر خانے کے برآمدے میں کھڑا تھا۔ ایک آدمی اندر سے نکلا اس نے پوچھا کہاں جانا ہے؟ میں نے کہا کہ جانا تو میں نے سکھر ہے مگر اب قادیان جاتا ہوں۔ وہ مجھے ایک احمدی حسین بخش کے گھر لے گیا۔ صبح قادیان روانہ ہونے لگا لیکن میزبان نے اصرار کیا کہ جب تک آپ کھانا نہ کھالیں آپ کو جانے نہ دوں گا۔ وہ بازار جا کر سبزی وغیرہ لائے اور پکا کر روٹی کھلائی۔ یکہ پر بٹھایا اور کہا کہ قادی کی سواری ہے۔ پوچھا کیا کرایہ لوگے۔ یکہ والے نے کہا کہ اڑھائی آنہ کرایہ ہے۔ پہلے دو سواریاں بیٹھی تھیں تیسرا میں ہو گیا۔ ایک آدمی جس کی بہت لمبی داڑھی تھی وہ بھی بیٹھا تھا۔ اس نے پوچھا کس جگہ جانا ہے۔ میں نے کہا امام مہدی کی زیارت کو جا رہا ہوں۔ وہ کہنے لگا پتہ نہیں کیوں لوگ آتے ہیں۔ ان کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے استغفار کیا۔ قادیان پہنچے تو وہ آگے تھا اور میں پیچھے۔ وہ مرزا گل محمد کے احاطے کی طرف مڑ گیا۔ میں وہاں کھڑا تھا ایک شخص نے مجھ سے پوچھا آپ نے کہاں جانا ہے۔ میں نے بتایا اور پھر پوچھا یہ جو شخص مجھ سے آگے تھا یہ کون ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مرزا امام الدین ہے میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مسیح موعود (بیت) میں تشریف لائے تو حضرت مولوی صاحب نے میرا بازو پکڑ کر کہا جو آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں وہی آگے بڑھتے ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور آپ کو اپنے بچپن کے حالات سناتا رہا۔ حضور سنتے رہے۔ میں نے اپنے چھوٹے بھائی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اخبار بدر بھی لگوایا۔ کتب بھی حاصل کیں۔ واپس گیا تو میرا بھائی ان کتب کو ہاتھ بھی نہ لگاتا تھا کہ ان میں جادو بھرا ہے۔ جو بھی ہاتھ لگائے گا وہ مرزائی ہو جائے گا۔

معجزانہ شفا

میری ایک آنکھ نجانے کب سے خراب تھی۔ شاید بچپن سے ہی خراب تھی۔ ایک دفعہ میں بیمار پڑ گیا تو آرام آ گیا واپس آ کر پھر وہی حالت ہو گئی۔ میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا آپ کا کام مری میں اچھا چل سکتا ہے۔ وہاں کام کیا کریں۔ میں نے عرض کیا میں تو سکھر میں کام کرتا ہوں۔ میں نے اپنی آنکھ کی خرابی کا ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا اللہ شفا دے گا۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی معاً میری آنکھ کو شفا ہو گئی اور بالکل ٹھیک ہو گئی۔

جب ایک دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تو ڈی سی اور کپتان پولیس نے کہا کہ وہ ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا مجھے فرصت نہیں۔ ایک دو منٹ بات کر لیں۔ چنانچہ سیڑھیوں پر کھڑے کھڑے ملاقات کی۔ انہوں نے حضور کی حفاظت کے متعلق کچھ کہا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہماری حفاظت خدا کر رہا ہے۔ آپ جس طرح چاہیں اپنا فرض ادا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا جو لوگ حضرت مسیح موعود پر انگریز کی طرفداری کا الزام لگاتے ہیں وہ اس واقعہ پر غور کریں کہ انگریز ڈی سی اور ایس پی سے ملاقات کی بھی حضور کو کوئی خواہش نہ تھی۔

حضرت مسیح موعود کو ایک آدمی نے سیالکوٹ سے خط لکھا کہ میرا کرم کہتا ہے کہ بارات کے ساتھ باجا اور آتشبازی بھی لاؤ۔ حضرت صاحب

مسلسل صفحہ 2 پر

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی بڑا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت، صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نے فرمایا باجا تو اعلان ہے اس میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن آتشبازی مکروہ ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کھڑکی کے راستے (بیت) میں تشریف لائے تو ایک پٹھان جو نقرس سے بیمار تھا وہ کھڑکی کے پاس بیٹھا تھا۔ اسے کھڑے ہونے میں دیر لگ گئی تو حضور کا پاؤں اس کے پاؤں پر پڑ گیا۔ اسی وقت اس کی درد اچھی ہو گئی۔ حضور جب واپس تشریف لے جانے لگے تو اس شخص نے کہا کہ حضور ہے تو یہ بے ادبی کی بات مگر میرے دوسرے پاؤں پر حضور پاؤں رکھ دیں۔ چنانچہ اس کی تکلیف دور ہو گئی۔ اس نے بتایا کہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب سے چھ ماہ سے علاج کرا رہا تھا۔ آج جو واقعہ ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود کا پاؤں میرے پاؤں پر پڑا ہے اس سے میری تمام دردیں دور ہو گئی ہیں۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے کہا وہ تو خدا کے (مامور) ہیں میں تو معمولی حکیم ہوں۔ میں نے تو دوا ہی دینی ہے۔

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب

ابن چوہدری عطردین صاحب

کھیوہ

آپ عبداللہ غزنوی کے مرید تھے۔ ان کے الہام بھی سنا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے دعویٰ کیا تو حضرت اقدس سے محبت کا اظہار کیا۔ 1897ء میں خواب کے بعد تحریری بیعت کر لی۔ پھر قادیان جا کر زیارت کی۔ اور حضور سے دعا کی درخواست کی۔

روایات

سید والہ کے قریب شیخوپورہ میں ڈھونی خاندان کی زمین میں ایک پرانے احمدی میاں نور احمد ملے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو اس جنگل میں حضرت مسیح موعود کا پتہ کس طرح ملا۔ انہوں نے بتایا کہ میں یہاں پر ایک قریبی بزرگ کا مرید تھا۔ میں نے مرزا صاحب کا ذکر سنا اس بزرگ نے کہا کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ ان کی بیعت کر لو۔ ہماری بیعت محض محبت کی بیعت ہے۔ ٹوٹتی نہیں۔

ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں مولوی جمال الدین کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا کہ میرا قادیان جانے کا ارادہ ہے میں نے کہا کہ میں بھی ساتھ جاؤں گا۔ اس کے ساتھ قادیان پہنچا۔ وہاں جا کر میں نے کہا کہ مولوی صاحب اب آپ میرے پیچھے چلیں۔ خواب میں میں نے قادیان کے سارے مکانات دیکھے ہوئے تھے۔

حضرت میاں عبدالرشید صاحب ابن میاں چراغ دین صاحب رئیس اعظم لاہور

بیعت 1897 یا 1900ء۔ والد کی تحریک اور خواب کی بناء پر بیعت کی۔ 8 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے۔ لاہور میں ایک غیر احمدی تھا جو آریہ ہو گیا۔ اس کو ایک مولوی صاحب کے پاس لے گئے۔ جب آریوں کے اعتراضات ان کے سامنے پیش کئے گئے تو وہ غصے میں آ گئے۔ یہ وہاں سے بھاگے۔ ایک احمدی دوست میرے پاس آئے کہ اس شخص سے جا کر ملنا چاہئے۔ شاید اس کے خیالات کی اصلاح ہو سکے۔ پہلے تو وہ گفتگو سے گریز کرتا رہا کہ اب تو میں آریہ ہو چکا۔ ان کی مجالس میں جاتا ہوں۔ عبادت میں شریک ہوتا ہوں۔ پھر وہ مجھ سے قدرے مانوس ہو گیا۔ میں سیر پر جاتا تو اسے اپنے ہمراہ لے جاتا۔ ایسٹر کی تعطیلات ہوئیں تو میں نے اس سے کہا کہ کیا قادیان چلو گے؟ وہ تیار نہ ہوتا تھا۔ کہتا تھا کہ میں مولویوں کے پاس جانے کو تیار نہیں میں نے اسے تسلی دی کہ کسی قسم کا برا سلوک نہ ہو گا میں ہر قسم کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ آخر وہ قادیان گیا حضرت مولوی نورالدین سے ملا۔ انہوں نے شفقت سے فرمایا جو چاہو اعتراض کرو۔ اس شخص نے آریہ ہونے کے بعد گوشت کھانا ترک کر دیا تھا۔ اس کے کھانے کے لئے ہندوانہ طریق پر مونگی کی دال اور روٹیاں بھجوا دیں۔ اس بات سے وہ بہت متاثر ہوا۔ نماز کے بعد (بیت) مبارک میں حضرت مسیح موعود نے آریوں کے متعلق گفتگو فرمائی۔ حضور اس وقت آریوں کے متعلق کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ اس میں آریوں کے اعتراضات کا ذکر اور ان کے جواب دیئے گئے تھے۔ اس شخص پر اس گفتگو کا بہت اثر ہوا۔ بہت سے اعتراض خود بخود دور ہو گئے۔ اس کے بعد اس کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن میں لے کر گیا۔ اس نے گوشت خوری پر اعتراض کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے اس کا جواب دیا جس پر اسے تسلی ہو گئی۔ مغرب کے بعد پھر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور شہ نشین پر تشریف فرما تھے حضور نے گفتگو فرمائی وہ سنتا رہا۔ کوئی اعتراض نہ کیا۔ ظہر کے بعد اس نے وضو کر کے نماز پڑھی۔ اگلے دن بیعت کر لی۔ اب اس کو دین حق سے ایسا انس ہے کہ آریہ سماج کی مجالس میں جا کر احمدیت کی خوبیاں بیان کرتا ہے۔ اور ان کے اعتراضات کے جوابات دیتا ہے۔

جب قادیان میں آریہ سماج نے جلسہ کیا یہ ان دنوں کی بات ہے۔ ایک آریہ لیکچرار جو لکھنؤ سے آیا تھا وہ حضرت مسیح موعود پر بہت گندے اعتراضات کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ کہنے لگا کہ اگر مرزا صاحب میں طاقت ہے تو جس زور و شور سے میں بول رہا ہوں میری زبان بند کر دیں۔ یہ کہنے کے چند منٹ بعد ہی وہ خاموش ہو گیا۔ اس کی زبان بند ہو گئی۔ اس کو علاج کے لئے بٹالہ لایا گیا۔ میں بٹالہ میں اس سے ملا معلوم ہوا کہ اس کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں آریہ لوگوں میں بہت جوش ہے کہ آپ کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 30/اگست 2000ء

12-30 a.m ایم ٹی اے ناروے پروگرام۔
1-15 a.m. بنگالی ملاقات۔
ریکارڈ: 22/اگست 2000ء)
2-15 a.m. ہماری کائنات۔
2-40 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 120
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 421
6-05 a.m. بنگالی ملاقات۔
7-05 a.m. اردو کلاس نمبر 414
8-20 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-50 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 120
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-00 a.m. سواحیلی پروگرام۔
12-15 p.m. ہماری کائنات۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 421
1-45 p.m. اردو کلاس نمبر 414
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-30 p.m. اردو اسباق نمبر 11
5-00 p.m. اطفال سے ملاقات
6-00 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 121
8-00 p.m. اردو اسباق نمبر 11
8-30 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔

جمعرات 31/اگست 2000ء

12-30 a.m. فرانسیسی پروگرام
1-05 a.m. اطفال سے ملاقات۔
2-15 a.m. لجنہ میگزین
2-30 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 121
3-30 a.m. اردو اسباق نمبر 11
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 422
6-05 a.m. اطفال سے ملاقات۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 11
9-00 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 121
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m. سندھی پروگرام۔
12-10 p.m. لجنہ میگزین
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 422
1-45 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 415
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. عربی سیکھئے۔
4-55 p.m. لقاء مع العرب۔
5-55 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 149
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔

جمعہ یکم ستمبر 2000ء

12-50 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
1-05 a.m. تبرکات
2-00 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
2-40 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 149
3-40 a.m. عربی سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-15 a.m. لقاء مع العرب۔
6-15 a.m. تبرکات
7-10 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 416
8-25 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-40 a.m. عربی سیکھئے
8-55 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 149
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-20 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
12-30 p.m. لقاء مع العرب
1-50 p.m. اردو کلاس نمبر 416
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
3-30 p.m. بنگالی سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
خطبہ جمعہ یکم ستمبر 2000ء Live جرمنی 5:00 p.m.
حضور ایدہ اللہ جرمنی میں۔ دستاویزی فلم
6:00p.m. تا 6:30
حضور ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال و جواب
26-08-2000 6:30p.m. تا 7:30
خطبہ جمعہ دوبارہ 7:30p.m. تا 8:30
ایم ٹی اے سپیشل 8:30p.m. تا 9:00
حضور کا مختلف اقوام کے جلسہ میں ورود
9:00p.m. تا 10:00
ڈاکٹر عبدالغفار مربی سلسلہ جرمنی کی تقریر
26-08-2000 کی ریکارڈنگ 10:00p.m. تا 10:40
ایم ٹی اے ورائٹی جرمن تقریر 10:40p.m تا 11:00

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے [illegible] پیسے

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

خون جگر سے اس کے سجائیں گے بام و در

پاکستان کی تعمیر و ترقی میں احمدی مشاہیر کا تاریخی کردار

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور ایم-ایم-احمد کی بے لوث خدمات

ذوالفقار علی بھٹو کا شاندار خراج تحسین

اللہ تعالیٰ نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو وطن عزیز کا نام روشن کرنے کی وسیع اور عظیم سعادت عطا فرمائی۔ سات سال کے طویل عرصہ تک پاکستان کے وزیر خارجہ رہنے کے بعد آپ عالمی عدالت انصاف کے دو دفعہ جج چنے گئے اور درمیانی عرصہ میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے اور ان کی یہ دونوں کامیابیاں وطن عزیز کے لئے عظیم الشان اور منفرد بین الاقوامی اعزاز ہے۔ جب 1973ء میں چوہدری صاحب بھرپور کامیابیوں کے بعد عالمی عدالت انصاف کی صدارت سے ریٹائر ہوئے تو اس موقع پر ذوالفقار علی بھٹو نے (جو اس وقت پاکستان کے صدر تھے) آپ کی وسیع ملکی و بین الاقوامی خدمات اور اعزازات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ کو ایک شاندار تہنیتی پیغام ارسال کیا جس کا متن انگریزی روزنامہ پاکستان ٹائمز کی 18 مارچ 1973ء کی اشاعت میں شامل ہے۔ اس پیغام کا مرکزی حصہ نذر قارئین کیا جاتا ہے: (ترجمہ) اخبار کی سرخی یہ ہے۔ "بھٹو کی جانب سے ظفر اللہ کی خدمات کو زبردست خراج تحسین" تفصیل میں درج ہے "راولپنڈی۔ 17 مارچ۔ صدر بھٹو نے چوہدری ظفر اللہ خان کے بین الاقوامی عدالت انصاف (ہیگ) کی صدارت کے منصب سے ریٹائر ہونے کے موقع پر انہیں تحسین بھرا پیغام ارسال کیا ہے جس کا متن یہ ہے "میں آپ کی ان خدمات کی وجہ سے جو آپ نے کئی دھائیوں کے عرصہ میں پاکستانی عوام اور عالمی برادری کے لئے نہایت ہی بے لوث طریقے سے انجام دی ہیں گہرے تشکر و تحسین کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اس سیاسی تحریک کے ایک ممتاز رکن کی حیثیت سے، جو کہ برصغیر کے مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کے حصول پر منتج ہوئی اور اس سے بھی پہلے 1931ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے

آپ نے پاکستان کے حصول کے لئے نہایت ہی نمایاں کردار ادا کیا۔

مملکت خداداد کے معرض وجود میں آنے کے بعد ابتدائی سات سالوں میں وزیر خارجہ پاکستان کی حیثیت سے

آپ نے پاکستان کو ایسی ریاست کے طور پر مستحکم کرنے میں مدد دی جس کو بیرونی دنیا میں باعزت مقام حاصل ہو گیا اور جس کے موقف کو بین الاقوامی سطح پر اہمیت دی جانے لگی۔

لیکن پاکستان کے لئے آپ کی خدمات یہیں تک محدود نہ تھیں۔ جنرل اسمبلی کے صدر اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج کی حیثیت میں آپ نے پوری انسانیت کی ہی خدمت نہیں کی بلکہ پاکستان کے وقار کو بھی بلند و بالا کیا۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ

آپ کو مختلف حیثیتوں میں عالمی برادری اور اقوام متحدہ میں جو تکریم ملی ہے اس پر ہم سب کو فخر ہے۔"

(پاکستان ٹائمز مورخہ 1973-3-18)

ایک اور حقیقت افروز حوالہ

ملک کی ایک علمی و ادبی شخصیت جناب نفیس صدیقی کا ایک مضمون بعنوان "تاریخ انسانی سیاستدانوں سے نہیں عظیم انسانوں سے عبارت ہے۔" "جنگ" میں شائع ہوا وہ لکھتے ہیں:۔

"سر ظفر اللہ.... عالمی عدالت انصاف کے سربراہ رہے۔ اقوام متحدہ میں اہم ترین مناصب پر فائز رہے۔

یہ پہلے اور ابھی تک آخری پاکستانی ہیں جو اس مقام تک پہنچے ہیں۔

مگر ہم نے ان کو بھی جھوٹی جھوٹی مسلک کی لڑائی میں بھنا دیا۔ وہ ایک پاکستانی تھے یہی ان کی شناخت تھی۔ بہرحال کہنا یہ ہے کہ پاکستان ماضی قریب میں بھی جوہر قابل سے محروم نہیں رہا۔ آج بھی ہماری صفوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہو گی۔ مگر ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم صرف سیاسی بندوں کے بیان چھاپتے ہیں اور انہیں پڑھتے ہیں۔"

(روزنامہ "جنگ" مورخہ 98-4-1)

وطن عزیز کے لئے جاری و ساری اعزازات

اللہ تعالیٰ نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ایسی کامیابیوں اور سرفرازیوں سے نوازا کہ وہ اپنی مثال آپ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے جو عالمی اعزازات حاصل کئے وہ ایسی شان اور امتیاز رکھتے ہیں جو ہمارے پیارے وطن پاکستان کے لئے جاری و مستقل نوعیت کا سرمایہ افتخار بن گئے ہیں اور تاریخ پاکستان کے انمٹ اوراق کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ یہاں ہم "مطالعہ پاکستان" برائے سیکنڈری و ہائر سیکنڈری کلاسز کے کچھ مندرجات پیش کرتے ہیں۔ یہ مضمون (مطالعہ پاکستان) سالہا سال سے پاکستان کے لاتعداد طلبہ باقاعدگی سے پڑھتے آ رہے ہیں:۔

(الف) کتاب مطالعہ پاکستان برائے انٹرمیڈیٹ کلاسز میں زیر عنوان "اقوام متحدہ" تحریر ہے:

"پاکستان کے ایک مندوب کو جنرل اسمبلی کی صدارت کا اعزاز بھی ملا....پاکستان کے ایک سابق وزیر خارجہ نے نو سال تک عالمی عدالت انصاف کے جج کے فرائض انجام دیئے ہیں۔"

(ص171)

(ب) کتاب "مطالعہ پاکستان" برائے جماعت نہم و دہم سے کچھ ضروری اقتباسات:۔

(1) "پاکستان جنرل اسمبلی کے صدر کے عہدے پر فائز رہ چکا ہے۔ اسی طرح بین الاقوامی عدالت کے جج کا عہدہ بھی پاکستان کے پاس رہا ہے۔"

(ص142 زیر عنوان "پاکستان اور اقوام متحدہ")

(2) "مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں پاکستان نے ہمیشہ عربوں کی حمایت کی ہے.... قیام پاکستان کے بعد اس مسئلہ پر عربوں کی حمایت کرنے سے پاکستان نے کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی ہے۔"

(ص155 زیر عنوان "مسئلہ فلسطین اور پاکستان")

(3) "پاکستان نے سوڈان، لیبیا، الجیریا اور بہت سے افریقی ممالک کو آزادی دلوانے کے لئے اقوام متحدہ میں اہم کردار ادا کیا جس کی وجہ سے یہ ممالک پاکستان کو احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔"

(ص153 زیر عنوان "عرب ممالک سے تعلقات")

پاکستان کے لئے یہ قابل فخر کارنامے اور اعزازات یعنی جنرل اسمبلی کا صدر ہونا۔ سالہا سال تک بین الاقوامی عدالت انصاف کا جج رہنا۔ کئی مسلمان افریقی ممالک کو آزادی دلوانا اور مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں عالم عرب کی حمایت کرنا

وطن عزیز کے ایک ہی فرزند کے ہاتھوں انجام پائے ہیں۔ اس منفرد حیثیت والے فرزند پاکستان کا نام کیا تھا؟ پاکستان کا ایک معروف اور وسیع الاشاعت جریدہ روزنامہ "نوائے وقت" اپنی 2 ستمبر 1985ء

کی اشاعت میں اس عظیم المرتبت شخصیت کی وفات کی خبر دیتے ہوئے اس کی بے مثال کامیابیوں اور خدمتوں کا ان واشگاف الفاظ میں تذکرہ کرتا ہے:۔

"سر ظفر اللہ خاں عالمی شہرت کے آئین دان و سیاستدان تھے۔ .... حضرت قائداعظم نے انہیں مسئلہ فلسطین پر پاکستان کی نمائندگی کے لئے وفد کا قائد نامزد کر کے اقوام متحدہ میں بھجوایا۔ جہاں مسئلہ فلسطین پر آپ کی مدلل تقاریر نے عرب ممالک کے دلوں میں پاکستان کے لئے وقیع مقام پیدا کر دیا..... چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں پہلے پاکستانی تھے جنہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت کے اعزاز کے علاوہ عالمی عدالت انصاف (ہیگ) کی رکنیت اور بعد میں "پریذیڈنٹ شپ" کا اعزاز حاصل ہوا۔ اقوام متحدہ کے مستقل مندوب کی حیثیت میں چوہدری صاحب نے افریقہ اور عالم اسلام کے ممالک خصوصاً مشرق وسطی کے مسلم ممالک کی گراں بہا خدمات انجام دیں اور آپ کی مخلصانہ وکالت کے نتیجہ میں مراکش، الجزائر اور لیبیا کو آزادی و خود مختاری حاصل ہوئی۔ اور پاکستان کو عرب ممالک کے محسن کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

تیونس، مراکش اور اردن نے آپ کو اپنے سب سے بڑے نشانات اعزاز سے نوازا۔"

(نوائے وقت مورخہ 1985-9-2)

افسوس کہ ہماری درسی کتب میں اس قدر "احتیاط" اور اخفاء سے کام لیا گیا ہے کہ اس بطل جلیل اور قائداعظم کے معتمد اور معتبر ساتھی جس نے اپنی تابناک خدمات اور منفرد و ممتاز اعزازات سے اقوام عالم میں

اپنے وطن کے نام کو تابندہ درخشندہ بنایا۔ اس کا نام تک ان کتب میں ظاہر نہیں کیا گیا۔

اس پر احسان دانش مرحوم کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

کچھ ایسی بیاضوں میں مرے شعر ہیں دانش
نقطے ہیں تخلص کی جگہ۔ نام نہیں ہے

ماہر اقتصادیات۔

جناب ایم۔ ایم۔ احمد

شعبہ اقتصادیات و معاشیات کسی بھی ملک کے انفراسٹرکچر کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور کسی بھی ملک اور قوم کی ترقی مضبوط اقتصادیات کے بغیر ممکن نہیں۔ جاپان نے ملک میں خام مال اور معدنی ذرائع کی انتہائی کمی کے باوجود بے پناہ معاشی ترقی کر کے اپنے آپ کو عظیم ممالک کی صف میں شامل کرا لیا ہے۔ پاکستان کو سن ساٹھ کی دہائی میں ایک نہایت ہی قابل۔ محنتی اور کامیاب ماہر اقتصادیات جناب ایم۔ ایم۔ احمد کی شخصیت میں ملا۔

جناب ایم۔ ایم احمد پاکستان بننے سے پہلے مقابلے کا امتحان پاس کر کے انڈین سول سروس میں شامل ہو چکے تھے۔ پھر اپنی قابلیت، دیانت اور محنت کے بل بوتے پر ترقی پاتے گئے اور صدر ایوب خان کی جوہر شناس نگاہ نے انہیں اقتصادیات کے میدان کے لئے منتخب کیا۔ وہ صدر ایوب خان کے ہی دور میں ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مقرر ہوئے جبکہ کمیشن کے چیئرمین صدر ایوب خان خود تھے۔

صدر یحیٰی خان کے زمانہ میں وہ صدر پاکستان کے اقتصادی مشیر مقرر ہوئے اور اس حیثیت میں ان کا سب سے بڑا کارنامہ 1971ء کی ملکی سیاست و معیشت کے دگرگوں حالات کے باوجود اور اس وقت کے مشرقی پاکستان کی انتہائی مخدوش اور پرآشوب حالت کے باوصف 72-1971ء کا کامیاب اور مثالی بجٹ تھا۔ تمام معروف قومی اخبارات اور سیاسی عمائدین نے اس بجٹ کو نہایت ہی کامیاب اور متوازن قرار دیا۔ اس بجٹ کی دو نمایاں اور قابل ستائش باتیں (جس کو جاری رکھنے سے ہمارے ملک اور قوم کا بہت فائدہ ہو سکتا تھا)

عوام کے بوجھ کو کم کرنا اور خود انحصاری کی منزل کی نشاندہی اور عزم تھا۔

بجٹ کی خصوصیات

(الف) اس زمانہ کے مشہور و مقبول انگریزی اخبار پاکستان ٹائمز کی 25 جون 1971ء کی اشاعت میں ص1 پر خصوصی نمائندے کی رپورٹ کا ایک حصہ:

"اتوار کو عوام کا موڈ اس سے مختلف تھا جو عموماً بجٹ کے بعد ہوا کرتا تھا۔

قیمتوں کے چڑھ جانے کے امکانی خوف اور خفگی کی بجائے عوام راحت سی محسوس کر رہے ہیں۔

وہ اس بے رحم تلوار سے محفوظ ہو گئے ہیں جو عمومی معاشی بدحالی اور مشرقی پاکستان کے بحران کے پیش نظر ناگزیر معلوم ہوتی تھی۔ بجٹ کے دو نمایاں پہلو ہیں۔ ٹیکسوں کے عائد کرنے میں معقولیت اور خود پر انحصار کرنے کی اشد ضرورت۔"

(ب) برصغیر ہندو پاک کے ممتاز صحافی م۔ ش (مرحوم) کی ڈائری مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 29۔ جون 1971ء سے چند اقتباسات:۔

"صدر کے اقتصادی مشیر جناب ایم۔ ایم۔ احمد نے راولپنڈی میں اپنی بجٹ تقریر کا آغاز "بسم اللہ (۔)" پڑھ کر کیا۔ اخبارات اس کا ذکر گول کر گئے..... میرے خیال میں جناب ایم۔ ایم۔ احمد پہلے فنانشل ایکسپرٹ ہیں جنہوں نے اپنی بجٹ تقریر میں پاکستان کے ایک نظریاتی مملکت ہونے کا واشگاف الفاظ میں اعلان کیا۔

اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ پاکستان کے قیام میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو دخل حاصل تھا۔

انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کے ساتھ اس جذبہ کو از سر نو فروغ دیں جو قیام پاکستان کا باعث ہوا تھا.....

جناب ایم۔ ایم۔ احمد نے ایک غیرت مند محب الوطن پاکستانی کی حیثیت سے اس چیلنج کو بھی قبول کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے جو بیرونی ملکوں کی طرف سے مشروط مالی امداد کی شکل میں پاکستان کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہے.....

ایم۔ ایم۔ احمد کا یہ اعلان پاکستان کے دشمنوں کے ناپاک منصوبوں پر بم بن کر گرے گا۔"

(نوائے وقت مورخہ 71-6-29)

ممتاز شخصیات کی طرف سے خیر مقدم

(الف) حکیم محمد سعید مرحوم (سابق چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن) کا 29 جون 1971ء کے نوائے وقت کے آخری صفحہ پر بیان۔ جس کا عنوان ہے:

"نیا بجٹ فی الواقعہ حقیقت پسندانہ ہے۔"

(ب) صاجزادہ فیض الحسن صدر جمعیت علماء پاکستان۔

"نوائے وقت" مورخہ 30 جون 1971ء کے پہلے صفحہ پر زیر عنوان "حکومت کے فیصلوں کا خیر مقدم" درج ہے:

"صاجزادہ فیض الحسن صدر جمعیت علماء پاکستان نے نئے بجٹ اور صدر پاکستان کی تقریر (انتقال اقتدار کے متعلق صدر یحیٰی خان کی نشری تقریر۔ ناقل) کا پرجوش خیر مقدم کیا اور کہا کہ

حکومت نے مشروط سیاسی امداد مسترد کر کے ایک خوددار اور غیرت مند قوم کی ترجمانی کی ہے۔

اب قوم پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ کفایت اور بچت کی مہم چلا کر خود کفیل ہونے کی کوشش کرے۔"

(ج) ایم۔ ایم احمد کو مبارکباد

نوائے وقت مورخہ 27 جون 1971ء کے صفحہ اول کی ایک خبر:۔

"راولپنڈی۔ 26 جون۔ آج جب ایم ایم احمد نے اپنی بجٹ تقریر ختم کی تو تقریب میں موجود متعدد سرکردہ صنعتکاروں اور بنکاروں نے ایک

اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کی۔

یہ تقریب حسب سابق نہایت سادہ تھی۔"

(د) سابق اقتصادی مشیر ڈاکٹر انور اقبال قریشی:

"یہ بجٹ زبردست تعمیری غور و فکر کا نتیجہ ہے۔

یہ رسمی قسم کا بجٹ نہیں.... انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ سب حالات کو پیش نظر رکھا جائے

تو مسٹر ایم ایم احمد نے عمدہ کام کیا ہے۔

بجٹ کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ مختلف پالیسیوں کو صحیح طور پر بروئے کار لایا جائے۔"

("ڈان" (انگریزی) 71-6-28)

خدمت وطن جاری ہے

جناب ایم۔ ایم۔ احمد ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ورلڈ بینک کے ڈائریکٹر مقرر ہو کر امریکہ چلے گئے اور اس منصب پر سالہا سال تک کام کرنے کے بعد ریٹائر ہو کر آجکل امریکہ میں ہی رہائش پذیر ہیں (جیسا کہ جناب زاہد ملک نے ان کے ساتھ اپنے انٹرویو مطبوعہ "حرمت" کی تعارفی سطور میں بیان کیا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تعلیم، جو حدیث نبوی پر مبنی ہے، کے مطابق وہ خدمت وطن میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ چنانچہ اپنے انٹرویو میں جناب ایم۔ ایم۔ احمد فرماتے ہیں:۔

"ہماری تعلیم ہماری رگوں میں اور ہمارے خون میں سرایت کر چکی ہے وہ یہ ہے کہ ملک کے ساتھ ہر صورت میں وفاداری کو نبھانا ہے..... حال ہی میں پریسلر ترمیم کے خلاف جو براؤن ترمیم کے لئے کوشش ہوئی تھی تو اس وقت مجھے بھی ایمبیسی نے کہا کہ میں بھی اس سلسلے میں کوشش کروں۔ تو میں نے اس وقت بڑی بھرپور کوشش کی تھی یہاں تک کہ یہاں پاکستانی کمیونٹی اور تمام متعلقہ حلقوں میں خاصی دھاک بیٹھی اور حیرت سے لوگوں نے کہا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ یہ ملک کے خلاف ہیں لیکن انہوں نے تو ملک کے لئے بڑا کام کیا ہے اور جان کی بازی لگا کے جدوجہد کی ہے۔"

(از انٹرویو ہفت روزہ "حرمت" 27 دسمبر 96 ص11)

کس طرح مٹاؤ گے

اپنے انٹرویو کے آخر میں جناب ایم۔ ایم۔ احمد نے پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کے مخلصانہ اور بے غرضانہ جذبات کو اس عمدگی اور وارفتگی سے بیان کیا ہے گویا کوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"بہرحال ہم جہاں بھی ہوں ہمارا دل پاکستان کے لئے دھڑکتا ہے۔ ہم جہاں بھی ہوں اپنے وطن کی خدمت کرتے رہیں گے۔ غلط فہمیاں بالآخر دور ہو جائیں گی۔"

(ہفت روزہ حرمت اسلام آباد 27 دسمبر 1996ء تا 2 جنوری 1997ء ص 44)

سچ ہے:۔

دل سے کس طرح مٹاؤ گے محبت کے نقوش
یہ کوئی ریت پہ لکھی ہوئی تحریر نہیں

ہفت روزہ "حرمت" کے ایڈیٹر انچیف زاہد ملک نے جناب ایم ایم احمد صاحب کے ساتھ انٹرویو کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تعارفی نوٹ شائع کیا ہے:

"واشنگٹن میں دو روزہ قیام کے دوران خواہش پیدا ہوئی کہ کسی ایسی شخصیت سے ملاقات ہو جائے جو پاکستان کی موجودہ اقتصادی صورت حال پر ماہرانہ تبصرہ کر سکے، یعنی آج اقتصادی لحاظ سے پاکستان جہاں آن پہنچا ہے وہ کیسے پہنچا ہے اور یہ کہ اب پاکستان کا مستقبل کیا ہے۔ پاکستان کے سابق وزیراعظم جناب معین قریشی واشنگٹن میں نہ تھے....اسی علاقہ میں

پاکستان کے ایک اور نامور سپوت جناب ایم۔ ایم۔ احمد

بھی رہائش پذیر ہیں۔ دراصل یہ خوبصورت کالونی عالمی بینک اور آئی ایم ایف وغیرہ سے وابستہ سینئر شخصیات ہی پر مشتمل ہے۔ پاکستان کے ایک سابق سفیر سلطان خان بھی یہاں قیام فرماتے ہیں۔ جناب ایم۔ ایم۔ احمد صدر محمد

باقی صفحہ 5 پر

مکرم ماجد احمد خان صاحب

نانا جان حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

جن کو میں پیار سے ابا جان کہا کرتا تھا

ایک آٹھ سالہ بچے کی انمول یادیں

کومیلا۔ مشرقی پاکستان۔ رات کا وقت تھا۔ ہمارا گھر ایک پہاڑی پر تھا۔ بل کھاتی سڑک پر فوجی جیپ کی پیلی روشنی پڑ رہی تھی۔ ہم سب اس میں تھے میرے والدین اور میری چھوٹی ہمشیرہ۔ ایک بوجھل سی خاموشی طاری تھی۔ کوئی ایسی بات تھی کہ جس کا صرف احساس تھا۔ میری عمر بمشکل آٹھ برس ہوگی۔ پھر جو بات مجھے یاد آتی ہے وہ ہمارا گھر پہنچنا اور میری والدہ کا اپنے بلکتے وجود کو سمیٹنا ہے۔ ابا ان کو تسلی دے رہے تھے۔ بار بار پانی پینے کو کہتے۔ پریشان ہو کر ابا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ لاہور مغربی پاکستان سے ماموں (صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب) کا تار آیا ہے کہ اباجان کی طبیعت زیادہ خراب ہے فوراً پہنچنے کی ہدایت ہے۔ اس وقت کچھ اور نہ سوجھا امی کے گھٹنے سے سر لگا کر بیٹھ گیا اور وہ ماں اپنی پریشانی بھول کر میرے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

اگلے روز ہم لاہور میں تھے۔ 23 ریس کورس روڈ۔ نانا جان کے گھر۔ بڑے کمرے میں وہ اس دنیا سے بے خبر تیز بخار میں بے خود پڑے تھے۔ دل کرتا تھ[illegible] کہ آپ تو مجھے ہمیشہ گلے لگایا کرتے تھے۔ آج کیوں نہیں ملے۔ میرے آنے پر کتنے خوش ہوتے تھے۔ کچھ دیر ان کی چارپائی سے لگا ان کو دیکھتا رہا پھر باہر نکل گیا۔

غالباً مغرب کا وقت تھا۔ اندر سے کسی نے آواز دی کہ اندر آجاؤ شاید اتنی کم عمری میں اس بات کا احساس بھی نہ ہوتا کہ کیا ہو گیا ہے۔ لیکن دبی دبی سسکیاں بہت کچھ کہہ گئیں۔ بڑے بھائی چھوٹی بہنوں کے آنسو پونچھتے تھے اور اپنے چھپاتے پھرتے تھے۔ سب کا شفیق چلا گیا تھا۔ صرف اپنی اولاد کو ہی نہیں سب کو یتیم کر گیا تھا۔ کچھ یاد ہے۔ کچھ نہیں لیکن طبیعت پر بڑا اثر تھا۔ اب سوچتا ہوں کہ کیا وجہ تھی۔ آٹھ سال کی عمر میں اتنی ٹھنڈک کا احساس کیوں تھا۔ کیوں احساس ہوتا تھا کہ ایسا مشفق اور محبت کرنے والا شاید اب نہ مل سکے۔

جنازہ کس نے پڑھایا۔ تدفین کس وقت ہوئی مجھے یاد نہیں۔ مجھے جنازے کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں ملی تھی۔ "البشریٰ" کوٹھی کی چھت پر کھڑا ان کو اپنے آخری سفر پر جاتا دیکھتا رہا۔ منڈیر کی دیواریں اونچی تھیں۔ کبھی ادھر بھاگتا کبھی ادھر۔ آخر کسی بڑے نے اٹھا لیا نیچے دیکھا تو ایک جم غفیر تھا جو امڈا پڑتا تھا اس شخص کے تابوت کو کاندھا دینے جو سب کا تھا اور سبھی اس کے تھے۔

انمول لمحات

میری والدہ مرحومہ امتہ المجید بیگم نانا جان کی منجھلی بیٹی تھیں۔ میرے والدین جن کا اب انتقال ہو چکا ہے۔ انہوں نے مجھے بھرپور محبت دی۔ اپنی زندگی کے 43 سال میں نے ان کے ساتھ گزارے ہیں لیکن نانا جان کی شفقت اور محبت کی بات ہی کچھ اور تھی۔ مجھے یہ کہنے میں ذرہ بھی تامل نہیں کہ نانا جان کے ساتھ گزرے وہ لمحات میرے والدین کی ساری عمر کی محبت پر بھاری ہیں۔

بچوں میں مجھ سے بہت تعلق تھا۔ کئی دفعہ مجھے لگا کہ میری وجہ سے میرے بعض ہم عصروں سے بھی بہت محبت کا سلوک کیا۔ ایک دفعہ مجھے پانچ روپے دیئے کہ جاؤ جا کر کچھ لے آؤ۔ میں نے جیسا کہ بچے عموماً کرتے ہیں کہ اس بارہ میں اپنے ہم عمروں کو بتایا جس پر وہ تمام بچے نانا جان کے پاس باری باری گئے اور سب کو پانچ پانچ روپے ملے۔ مجھے یاد ہے کہ ہم سب تقریباً سات آٹھ تو ضرور ہوں گے۔ طبیعت میں اتنا انصاف تھا کہ یہ برداشت نہ کیا کہ کوئی رہ جائے۔

مشفقانہ سلوک

جب ابا امی کے ساتھ ربوہ آتا تو اکثر مجھے اپنے ساتھ بستر پر سلاتے۔ کبھی کبھی رات کو میں بستر پر ہی پیشاب کر دیا کرتا تھا۔ امی اس بات پر بہت ناراض ہوتیں نانا جان سے بار بار کہتیں کہ اس کو ساتھ نہ سلایا کریں۔ لیکن وہ مہربان وہ مشفق راتوں کو اٹھتا بستر تبدیل کرتا۔ میرے کپڑے تبدیل کرتا کئی دفعہ اپنے بھی کرنے پڑتے۔ [illegible] سوچتا ہوں تو کپکپی سی طاری ہو جاتی ہے۔ اتنا بڑا انسان ایک مامور کی مبشر اولاد اور میرے جیسے گنہگار سے ایسا مشفقانہ سلوک۔

تحفوں کی بھرمار

میرے والد صاحب (بریگیڈیر وقیع الزمان خان مرحوم) چونکہ فوج میں تھے۔ اس لئے کچھ عرصہ بعد مختلف شہروں میں تبدیلی ہو جاتی تھی۔ جہاں بھی میں ہوتا میرے لئے اپنے ملازم کے ساتھ جو عرف عام میں بشیر موٹا کہلاتا تھا تحفے تحائف بھیجتے رہتے۔ مجھے یہ ہدایت ہوتی کہ ان میں سے چھ لبنیٰ (میری چھوٹی ہمشیرہ) کو بھی دے دینا۔ ویسے سارے تمہارے ہیں۔ اس ضمن میں یہ ذکر بھی کرتا چلوں کہ لوگوں سے آپ کا حسن سلوک ایسا تھا کہ یہی بشیر موٹا اباجان کی وفات کے بعد چھبیس سال زندہ رہا اور ہر سال نانا جان کی محبت میں مجھے برفی لا کر دیتا رہا۔ اس لئے کہ نانا جان مجھے برفی دیا کرتے تھے۔

رات کو گرمیوں میں باہر سویا کرتے تھے۔ میری چھوٹی سی چارپائی بھی اپنے ساتھ لگواتے۔ ایک دفعہ صبح آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے میری آنکھیں نہیں کھلیں۔ غالباً میں نے رونا بھی شروع کر دیا۔ اس پر فوری پانی منگوا کر میری آنکھوں پر روئی سے پانی ٹپکاتے رہے جب تک کہ میری آنکھیں کچھ دیکھنے کے قابل نہ ہوئیں۔

میری نانی اماں مرحومہ جن کو ہم سب اماں کہتے تھے میرے ہوش سنبھالنے سے ہی بیمار چلی آ رہی تھیں اور چلنے پھرنے سے معذور تھیں۔ مجھے اس بات پر بہت حیرت ہوتی کہ باقی لوگوں کی بیویاں تو کام کرتی ہیں اور یہ ہر وقت بستر پر پڑی رہتی ہیں اور نانا جان کا کوئی کام نہیں کرتیں۔ میں نے ایک دن نانا جان کی محبت میں انہیں کہہ دیا کہ آپ نے ان سے کیوں شادی کی کسی ایسی سے کرتے جو چل پھر سکتی۔ اس لطیفے [illegible] اور کئی دن لوگوں کو اور خاص کر نانی اماں کو سناتے رہے۔

خلافت سے عقیدت

خلافت سے بے پناہ عقیدت تھی۔ سارا دن میں دیکھتا کہ مختلف لوگ ملنے آ رہے ہیں۔ ہر شخص مؤدب ہے۔ بے انتہا عزت کرتے ہیں لوگ۔ لیکن شام کو بیت مبارک میں مغرب کی نماز کی ادائیگی کے بعد قصر خلافت تشریف لے جاتے تو یوں لگتا کہ ایک ادنیٰ غلام اپنے آقا کے پاس بیٹھا ہے۔ حضرت مصلح موعود اس وقت بیمار تھے اور اکثر وقت چارپائی پر لیٹے رہتے۔ ان کی چارپائی کے پاس زمین پر بیٹھ جاتے نگاہیں جھکا کر ایسے بیٹھتے کہ مجھے لگتا کہ یہ چارپائی پر لیٹا شخص ضرور اللہ میاں ہے جس کے سامنے اباجان اتنے مؤدب ہو جاتے ہیں۔ یہ خیال کافی عرصہ تک میرے کچے ذہن میں رہا کہ اتنا ادب تو صرف اللہ میاں کا ہی ہو سکتا ہے۔

ان کی اکثر باتیں مجھے یاد ہیں۔ شلوار قمیض پر پہنا لمبا سا کوٹ۔ لال رنگ کا رومال۔ قمیض کی جیب میں لگانے والی گھڑی اور سب سے بڑھ کر ان کا محبت کرنے والا وجود۔ یہ تمام خیال یہ تمام یادیں بے ترتیب سہی لیکن میرے اپنے مشاہدہ کی ہیں۔ جن کو میں نے خود محسوس کیا۔ اس انسان کی یاد اب تک ویسے ہی ہے۔ سینتیس (37) برس گزر گئے ان کی وفات کو۔ جتنا ان کے مشفقانہ رویہ کے بارے میں سوچتا ہوں اتنی ہی عقیدت اور محبت بڑھ جاتی ہے۔ ان کی شخصیت کے اوراق اب بھی الٹائے جاتے ہیں۔ ہر دفعہ ان کی یاد ایک نیا رنگ سمیٹے ہوئے ہوتی ہے۔

کبھی بے خیالی میں مسکرا دیتا ہوں۔ اکثر آنکھوں کے گوشے تر ہو جاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

ایوب خان کے اہم ترین مشیروں میں سے تھے۔ ساٹھ کے عشرہ کے اوائل میں سیکرٹری تجارت اور سیکرٹری خزانہ بھی رہے۔ پھر صدر کے مالی امور کے مشیر مقرر ہوئے..... جناب ایم۔ایم۔احمد سے رابطہ قائم کیا تو وہ ازراہ کرم ہوٹل میں میرے کمرے میں تشریف لے آئے۔ جیسا کہ پاکستان میں بہت سے لوگ جانتے ہیں جناب ایم۔ایم۔احمد کی شخصیت کا ایک اور قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ ان کا تعلق احمدیہ جماعت سے ہے۔ اور آجکل وہ امریکہ میں تحریک احمدیہ کے سربراہ ہیں۔ قدرتی طور پر ان سے بات چیت کے دوران ان کی جماعت کے معاملات بھی زیر بحث آ گئے اور انہوں نے اس حوالے سے اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔

میرے لئے ان کا یہ انکشاف حیران کن تھا کہ اس وقت امریکہ میں تقریباً 150 ڈاکٹروں کا تعلق ان کی جماعت سے ہے اور امریکہ میں ان کی جماعت کا سالانہ بجٹ چار ملین ڈالر (تقریباً 16 کروڑ روپے) ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی اہم شخصیات امریکہ یاترا کے دوران جناب ایم۔ایم۔احمد سے ضرور ملاقات کرتی ہیں اور یوں اپنی معلومات میں اضافہ کرتی ہیں۔ گزشتہ دنوں پاکستان کے سابق چیف جسٹس جناب نسیم حسن شاہ صاحب امریکہ تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی جناب ایم۔ایم۔احمد سے ملاقات کی۔

(ہفت روزہ "حرمت" 27 دسمبر 1996ء تا 2 جنوری 1997ء ص 8)

اپنے وطن کی سیر

محمد مقصود احمد منیب صاحب

2500 سال پرانا شہر ٹیکسلا

سرسبز و زرخیز ضلع ہزارہ کے دہانے پر واقع ٹیکسلا کا شہر آج سے 2500 سال قبل آباد ہوا' اور صدیوں علوم و ثقافت کا مرکز رہا' گندھارا اور بدھ تہذیب میں اس شہر کی بہت اہمیت ہے' تاریخی تحقیقات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد یروشلم سے ہجرت کر کے' بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کی طرف آئے' اور افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر تشریف لے گئے' ٹیکسلا کے آثار قدیمہ سے' باختری عہد کے بعد' ایسے سکے برآمد ہوئے ہیں جن پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام' باختری زبان میں کندہ ہے۔ تاریخ سے اس بات کی شہادت بھی ملتی ہے کہ حضرت مسیحؑ کے حواری بھی ٹیکسلا میں آئے۔

جب یونانی اور رومی اس جگہ آئے تو انہوں نے یہاں کے لوگوں کو سنگ تراشی کرتے ہوئے دیکھا تو اس جگہ کو ٹیکسلا لکھا۔ کیونکہ سنسکرت میں ٹیکسلا تراشے ہوئے پتھر کو کہتے ہیں۔

یہ شہر کئی دفعہ اجڑا اور کئی بار زندگی کی رونقوں نے یہاں پر عروج حاصل کیا۔

500 سال قبل مسیح آباد ہونے والا ٹیکسلا بہت سی تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے' ایرانی' یونانی اور باختری تہذیبوں نے اس کو اپنا اپنا مزاج بخشا' اور تقریباً ایک ہزار سال تک ٹیکسلا علم و ہنر کا منبع و سرچشمہ رہا۔

ثقافت علم و حکمت' عظیم اور باوقار تہذیبی دھاروں کا سنگم ٹیکسلا' زمانہ قدیم میں گندھارا بھی کہلایا۔

سنگ تراشی میں مشاق ٹیکسلا کے لوگوں نے یونانیوں کے قدیمی فن کو ہندوستانی بالخصوص بدھ موضوعات کو یکجا کرنے میں بڑی مہارت کا ثبوت دیا۔

400ء میں ٹیکسلا کی آبادی کا ثبوت چینی سیاح فاھیان کی آمد سے ملتا ہے جنہوں نے ٹیکسلا میں بدھ مذہب کے مقدس مقامات کی زیارت 400ء میں کی۔

455ء میں وحشیوں کے دو گروہوں نے بے دردی سے اس تاریخی شہر کو پامال کر دیا اور بڑے بڑے حملہ آوروں کی یہ گزرگاہ بعد میں پھر کبھی نہ پنپ سکی۔

ہیوان چوانگ سانگ کے مطابق 700ء میں یہاں کی بہت ساری عبادت گاہیں تباہ و برباد ہو چکی تھیں۔

ٹیکسلا کی کھدائی کے دوران بدھ مذہب کے بت' عمارات' یونانی طرز کے مندر' سکے اور مٹی کے برتن نیز بہت سے اسٹوپاز دریافت ہوئے' جن سے اس شہر کی رونق رفتہ اور عظمت پارینہ کا احساس زندہ ہو جاتا ہے۔

1912ء میں ٹیکسلا کی کھدائی شروع ہوئی' اور سر جان مارشل نے ٹیکسلا میں تین شہروں' بھڑ ماؤنڈ سرکپ میں وسیع اور سرسکھ میں سطح دار کھدائی کروائی۔ بھڑ ماؤنڈ اور سرکپ کی کھدائی نے ٹیکسلا پر بہت اہم اور تفصیلی اور تاریخی معلومات مہیا کیں۔ جو گندھارا کا وقتاً فوقتاً پایہ تخت رہا۔

بھڑ ماؤنڈ کے آثار تین ایکڑ پر محیط' بھڑ ماؤنڈ شہر کے چھ طبقات اس کھدائی میں سامنے آئے' جن کا زمانہ' دوسری صدی قبل مسیح سے' پانچویں صدی قبل مسیح کہا جاتا ہے اور یہی دور ھامنشی دور کہلاتا ہے۔

ان چھ طبقات میں دوسرا طبق خاندان موریہ کے عہد سے تعلق رکھتا ہے' جو تیسری صدی قبل مسیح میں یہاں کے حکمران تھے۔

بھڑ ماؤنڈ کی 16 سے 20 فٹ تک کی کھدائی میں ایک حیرت انگیز بات یہ سامنے آتی ہے کہ اس میں سے بدھ فن بت تراشی' یا بت سازی' یا اس سے متعلق کوئی چیز سرے سے ہی برآمد نہیں ہوئی۔

بدھ پوجا کے متعلق کسی چیز کا نہ ہونا' ایک اہم انکشاف ہے جس کا یقینی مطلب ہے' کہ ٹیکسلا میں بدھ' فن بت تراشی دوسری صدی قبل مسیح تک رائج نہیں ہوا تھا

دوسری صدی قبل مسیح کے بھروت' اور سانچی کے بدھ اسٹوپوں پر مہاتما بدھ کے بہت سے حالات ملتے ہیں لیکن مہاتما بدھ کا اپنا بت کہیں بھی کندہ نہیں آتا۔ مہاتما بدھ کو ان کی دستار' کھڑاؤں اور تخت اور دوسری اشیاء صرف سے کنایہ ظاہر کیا گیا ہے۔ لیکن بھڑ ماؤنڈ سے ایسی کوئی بھی چیز برآمد نہیں ہوئی۔

بھڑ ماؤنڈ ایک بے ترتیب' تنگ اور ٹیڑھی میڑھی گلیوں والا شہر ہے۔ پانی کی نکاسی کا انتظام نکاس غرقی یعنی (Soak well) بنا کر کیا گیا ہے۔ جو گول اور چورس دونوں طرز سے بنائی جاتی تھیں۔ بعض مکانات میں ایک اور بعض کے ساتھ دو غرقیاں ملحق نظر آتی ہیں۔

گھروں کی دیواریں بے تکی چنائی سے تیار کی گئی ہیں۔ تعمیر میں گارے اور چونے کے پتھر کے علاوہ کنجور کا پتھر بھی استعمال کیا گیا ہے۔ نیچے والے کمروں کے فرش کوٹی ہوئی مٹی سے بنائے گئے ہیں اس کے بالمقابل باہر والے فرش' پتھر کے ٹکڑوں' دریائی پتھروں اور پن پتھریا سلیٹ کے ٹکڑوں سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔

یقینی طور پر' مذہبی عمارت قرار دی جانے والی کوئی عمارت' بھڑ ماؤنڈ میں نظر نہیں آتی۔ صرف ایک مکان ایسا ملا ہے۔ جسے "ستون والا ہال" کا نام دیا گیا ہے۔ اس ہال کے دو حصے نظر آتے ہیں۔ جنوبی حصہ' شمالی حصے سے قدرے چھوٹا ہے۔ بڑے حصہ میں' تیس رہائشی کمرے ہیں اس ہال کے اطراف میں مٹی کی پکی ہوئی مورتیاں' کثیر تعداد میں ملبے سے ملی ہیں۔ ان مورتیوں کی وجہ سے یہ سمجھا جاتا ہے' کہ شاید یہ بڑا کمرہ' اور اس سے ملحقہ کمرے کسی مذہبی مقام کے حامل ہوں گے' جہاں یہ مورتیاں چڑھاوے کے طور پر چڑھائی جاتی ہوں گی۔ یہاں پر' نہ ہی ہندوؤں کے موجودہ مندر سے مطابقت رکھنے والی کوئی عمارت ملی ہے' اور نہ ہی ہندو دیوتاؤں' شیو اور برہما جیسی کوئی مورتی ملی ہے' جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دوسری صدی قبل مسیح تک اس حصہ ملک میں ہندو مذہب کی موجودہ شکل رائج نہ تھی۔

بھڑ ماؤنڈ میں مکانات چھوٹے کمروں اور کھلے صحنوں پر مشتمل ہیں' جن کی چھتیں لکڑی کے ستونوں پر اٹھائی جاتی تھیں۔ پانی شہر میں دھمرا تا تمرا نامی ندی سے لایا جاتا تھا۔

سرکپ کے آثار کھدائی کے دوران ملنے والا دوسرا شہر' سرکپ اقلیدسی شہری خاکے کے مطابق باترتیب بنا ہوا ہے۔ جو باختری یونانیوں نے تمرا ندی کے پار مشرق میں بنوا کر' بھڑ ماؤنڈ کی جگہ پایہ تخت بنایا تھا' اور 80ء تک تقریباً 269 سال گندھارا کا پایہ تخت رہا۔

سرکپ شہر کے دو حصے ہیں' زیریں شہر 2000 فٹ لمبا اور 700 فٹ چوڑا ہے' لمبائی شمالاً جنوباً اور چوڑائی' شرقاً غرباً ہے۔

ایکروپولس' یعنی بالائی شہر جو شاہی فوج کے مستقر یا دیوی دیوتاؤں کے مندروں پر مشتمل حصہ ہے' زیریں سرکپ کی ملحقہ پہاڑی پر بنایا گیا ہے۔ ایکروپولس میں' اشوک کے بیٹے کنال کا اسٹوپہ بھی موجود ہے۔

سرکپ کی کھدائی' 18' تا 23 فٹ گہرائی تک کی گئی ہے اور اس کے سات طبق ظاہر ہوئے ہیں' ساتواں طبق بھڑ ماؤنڈ کا ہمعصر دکھائی دیتا ہے' چھٹا اور پانچواں باختری یونانیوں کے عہد کا' چوتھا اور تیسرا ساکا دور کا' لیکن دوسرا طبق ساکا اور پارتھین کے زمانے کا معلوم ہوتا ہے' جس کی عمارتیں زلزلے سے تباہ ہو گئی تھیں' اور زلزلے کے بعد پارتھین نے 40ء میں دوبارہ اس شہر کو تعمیر کیا تھا۔

سرکپ کی چھ ہزار گز لمبی شہر پناہ پندرہ فٹ سے' ساڑھے اکیس فٹ موٹی ہے۔

باختری یونانی عہد سے ساکا عہد' یعنی 25ء تک دیواروں کی چنائی بے تکی کی جاتی رہی' فرق صرف یہ پڑا' کہ بتدریج ردے وار چنائی کے لئے' بہتر اور مضبوط پتھر چنا جانے لگا' البتہ پارتھین عہد میں' دوسرے طبق کی طرز تعمیر میں نمایاں تبدیلی نظر آتی ہے اس قسم کی تعمیر کو' ڈائپر کا نام دیا گیا۔ کسی سطح میں بار بار وارد ہونے والی چنائی کو' ڈائپر کہا جاتا ہے۔

چھوٹے ڈائپر کا استعمال پہلی صدی عیسوی کے آخر تک چلتا رہا اور پھر بڑے اور مستطیل شکل کے ڈائپر استعمال ہونے لگے۔

78ء سے 350ء تک' نیم تراشیدہ چنائی رائج رہی' اور پھر مصفا اور تراشیدہ چنائی کے آثار کا واحد نمونہ' سرکپ کے شمالی دروازے سے سات سو گز دور جنڈیال مندر کی باقیات میں ملتا ہے۔

بدھ مت کے آثار گندھارا بدھ مذہب کے آثار سے بھرا پڑا ہے۔ بدھ مذہبی فن تعمیر کی مشہور جگہ کو' اسٹوپہ کہا جاتا ہے۔

اسٹوپہ دراصل اس راکھ اور جلی ہوئی ہڈیوں کے ڈھیر کو کہتے ہیں جو نعش جلانے کے بعد وجود میں آتا ہے' بدھ مت کی روایات کے مطابق' اسٹوپہ بنانا ایک کار ثواب ہے' اور اس عقیدے کی بنا پر اسٹوپے بنائے جاتے تھے۔ اسٹوپہ کے اردگرد بت کدے بنائے جاتے تھے۔ جن میں مہاتما بدھ یا ان کی زندگی کے متعلق یا بدھ دیومالا کے بت رکھے جاتے تھے۔ اس طرح یہ تعمیر اسٹوپہ احاطہ یعنی Stupa Courts کہلاتی تھی۔

جولیاں اور موہڑا مرادو' فن تعمیر کے لحاظ سے' بدھ کی مذہبی تعمیر کا نمونہ ہے۔

جولیاں کے بدھ آثار پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہیں لفظ جولیاں کو مقامی لوگ' جالیاں یعنی ولیوں کے رہنے کی جگہ کا مخفف بتاتے ہیں۔ لفظ ولیاں بھکشوؤں کی طرف اشارہ کرتا ہے' گویا یہ بھکشوؤں کی ایک خانقاہ تھی۔ جولیاں کی خانقاہ کے مغرب میں' پہاڑی کے نیچے بھی ایک چھوٹا سا' بدھ کے زمانے کا کنواں ہے۔ یہ مقام بدھ سماج کے' مذہبی طرز تعمیر کو اجاگر کرتا ہے۔

جولیاں کے بدھ آثار' جس پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہیں اسی پہاڑی سلسلے میں گھری ہوئی ایک تنگ وادی میں' موہڑا مرادو کے مشہور بدھ آثار واقع ہیں' جو جولیاں سے مغرب میں' اندرونی رستہ سے تقریباً ایک ہزار گز پر واقع ہے۔

جولیاں اور موہڑا مرادو کا خاکہ تقریباً ایک ہی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ' موہڑا مرادو کی حالیہ بستی میں پینے کے پانی کا واحد ذریعہ' بدھ زمانے کا ایک پختہ کنواں ہے۔ جو آج بھی قائم ہے۔ صبح و شام گاؤں سے لڑکیاں پانی بھرنے یہاں آتی ہیں۔

موہڑا مرادو کے مرکزی اسٹوپہ اور خانقاہ کے درمیان مسلمانوں کی ایک زیارت گاہ ہے' جو بدھ آثار کے اوپر واقع ہے۔

جولیاں اور موہڑا مرادو' بدھ خانقاہی نظام کے آئینہ دار ہیں۔ اور ان کی طرز تعمیر ایک ہی طرح کی ہے۔

چھوٹی چھوٹی کوٹھریوں پر مشتمل' دوسری بڑی بدھ مذہبی طرز تعمیر سنگھراما کہلاتی تھی' جو بھکشوؤں کی رہائش گاہ ہوتی تھی۔

ان کوٹھریوں کے بیچوں بیچ' ایک بڑا کھلا صحن ہوتا تھا۔ صحن کے مرکز میں ایک حوض نما نشیب تقریباً ڈیڑھ دو فٹ گہرا ہوتا تھا۔ یہ بھکشوؤں کے نہانے' اور برساتی پانی کے نکاس کی جگہ تھی۔ نشیب کے ایک کونے میں نہانے کی ایک باپردہ جگہ' یا غسل خانہ ہوتا تھا۔

مذہبی خانقاہوں' موہڑا مرادو' اور جولیاں میں پائی جانے والی تیسری بڑی طرز تعمیر' سنگھا ہال کہلاتی ہے جو بدھ سماج کے اجتماع کے لئے ایک بڑا کمرہ ہوتا تھا' اس کے قریب ہی باورچی خانہ' برتن مانجھنے کی جگہ اور ایک کٹھار ہوتا تھا۔

باورچی خانے کے نزدیک' رسوئی یعنی کھانا کھانے کی جگہ ہوتی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منتظم کا علیحدہ کمرہ ہوتا تھا' اور اس کا ملحقہ

باقی صفحہ 7 پر

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ترکی اور ایران میں فوجی تعاون

اسرائیل کے خلاف ترکی اور ایران فوجی تعاون پر رضامند ہو گئے ہیں۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے کہا کہ دونوں ملکوں کو مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن اور بیرونی مداخلت سے محفوظ رکھنے کیلئے بھرپور باہمی تعاون کرنا چاہئے۔ ایران اور ترکی کے فوجی رہنما ملاقات کر کے اس سلسلہ میں مشترکہ لائحہ عمل بنائیں جس پر جلد از جلد عمل شروع کیا جائے دونوں ملک تعاون پر تیار ہیں اس لئے رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ ترک وزیر خارجہ اسماعیل سیم نے یہ باتیں ایران کے نائب وزیر خارجہ امین زادہ کے ساتھ ملاقات میں کہیں۔ ایرانی نائب وزیر خارجہ آجکل ترکی کا دورہ کر رہے ہیں۔

دستخط میں بھی پہل کرے

جاپان نے کہا ہے کہ بھارت نے ایٹمی دھماکوں میں پہل کی اس لئے سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں میں بھی پہل بھارت ہی کرے۔ بھارت نے امداد بحال کرانی ہے تو دستخط کرنا ہوں گے۔ عالمی تحدید اسلحہ ہونی چاہئے۔ جاپانی وزیر اعظم نے پاکستان کے دورے کے بعد بھارت کا دورہ کرتے ہوئے دہلی میں ایک خطاب میں کہا کہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کیلئے دونوں ممالک فوری مذاکرات کریں۔

دوستوں کو دیئے قرضے واپس مانگ لئے

پاکستان نے اپنے دوست ممالک کو دیئے گئے قرضے واپس مانگ لئے ہیں۔ پاکستان نے کہا ہے کہ ہمیں اشد ضرورت ہے۔ یہ قرضے کرغیزستان، تاجکستان، ترکمانستان، بنگلہ دیش، بوسنیا، سوڈان، عراق اور یوگنڈا کو دیئے گئے تھے۔

ایٹمی فضلہ دفن کرنے کیلئے گڑھے

بھارت نے ایٹمی دھماکے کرنے کے بعد پوکھران کے علاقے میں ایٹمی فضلہ دفن کرنے کیلئے گڑھوں کی کھدائی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ڈیڑھ سو میٹر سے لیکر 5 سو میٹر تک کی گہرائی کے گڑھے تیزی سے کھودے جا رہے ہیں راجستھان کے وزیر اعلیٰ نے فضلہ دفن کرنے میں تاخیر پر مرکزی وزیر کو بذریعہ خط اپنی پریشانی سے آگاہ کر دیا تھا۔

روسی وزیر دفاع اور بحریہ کے سربراہ مستعفی

روسی آبدوز کی تباہی اور 118۔افراد کی ہلاکت پر روسی وزیر دفاع اور بحریہ کے سربراہ نے اپنے عہدوں سے استعفے دے دیئے ہیں۔ روسی صدر پیوٹن نے کہا ہے کہ میں خود کو ایٹمی آبدوز کے المیہ کا ذمہ دار سمجھتا ہوں اس واقعہ کی مکمل تحقیقات کرائی جائے گی۔ تحقیقات مکمل ہونے تک دونوں اہم شخصیات کے استعفے قبول نہیں کئے جائیں گے۔

سلامتی کونسل کا اظہار تشویش

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے وسط ایشیائی ریاستوں میں بڑھتی ہوئی عسکریت پسندی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کونسل نے کہا ہے کہ عسکریت پسند ہمسایہ ریاستوں کو غیر مستحکم کرنے کیلئے افغان سرزمین استعمال کر رہے ہیں۔ حفاظتی دستوں کے ساتھ ہونے والی جھڑپوں پر افسوس ہے۔ عسکریت پسند اس مقصد کیلئے افغانستان کو اڈے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

بھوپال میں 3 ہزار افراد بیمار

بھوپال میں زہریلے چاول کھانے سے تین ہزار افراد بیمار ہو گئے۔ ہسپتال بھر گئے۔ متعدد کی حالت نازک ہے۔ بیاری گڑھ گاؤں میں شریک مذہبی تقریب کے شرکاء چاول کھاتے ہی ہیضہ، سرچکرانے اور نیم بے ہوشی کا شکار ہونے لگے۔ مقامی ہسپتال میں جگہ نہ ہونے کے باعث اکثریت کو دوسرے شہر میں منتقل کرنا پڑا۔ متاثرین میں زیادہ تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ گاؤں کے تمام تاجروں کو گرفتار کر کے ان کی دکانیں سیل کر دی گئیں واقعہ کی فوری تفتیش کا حکم دیا گیا ہے۔ حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔

بحرین کے طیارے کا حادثہ

گلف ائر کا ایک طیارہ سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا جس سے 143۔افراد ہلاک ہو گئے۔ تمام لاشیں سمندر سے نکال لی گئیں۔ ان میں 26 بچے بھی شامل ہیں۔ بحرین میں تین روزہ سوگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ امیر بحرین شیخ محمد بن عیسیٰ نے حادثے کی سرکاری تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ بدقسمت گلف ائر بس کا بلیک باکس اور فلائٹ ریکارڈر مل گیا ہے۔ اس سے حادثے کی وجہ کا پتہ چلانے میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ تاہم فی الحال کاک پٹ کے وائس ریکارڈر کی تلاش جاری ہے۔ یاد رہے کہ یہ ائر بس قاہرہ سے بحرین آ رہی تھی کہ اترنے سے قبل گہرے سمندر میں گر گئی۔

بقیہ صفحہ 6

غسل خانہ، اور کہیں کہیں قضائے حاجت کے کمرے بھی ملتے ہیں۔

جولیاں، اور موہڑا مرادو اسی طرز تعمیر کے شاہکار ہیں۔

2500 سال پہلے آباد ہونے والا ٹیکسلا اس وقت بھی بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ اور یہاں کے کھنڈرات بتاتے ہیں کہ کسی زمانے میں ٹیکسلا ایک بہت ہی عظیم تہذیبی و ثقافتی مرکز کی حیثیت سے اس دنیا میں اپنا ایک خاص مقام رکھتا تھا۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم سعید احمد خان صاحب واہ کینٹ سے تحریر کرتے ہیں۔ میرا منجھلا بیٹا عزیزم لئیق احمد خان مختصر سی علالت کے بعد مورخہ 10۔ اگست 2000ء کو واہ کینٹ میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملا۔ جنازہ 11۔ اگست کی شام کو آٹھ بجے محترم قائمقام امیر ضلع راولپنڈی جناب ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری نے پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔

بوقت انتقال عزیزم کی عمر بیالیس 42 سال تھی۔ پچھلے کئی سالوں سے جماعت کے شعبہ سمعی بصری کے سیکرٹری تھے اس کے علاوہ بھی دن رات جماعتی کاموں میں مصروف رہتے تھے۔

8۔ اگست کی شام بوجہ تیز بخار ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ لیکن 10۔ اگست کی صبح ساڑھے سات بجے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ عزیزم لئیق احمد خان اپنے پیچھے ایک بیٹا تین بیٹیاں اور بیوہ یادگار چھوڑ گئے۔ پچھلے سال جولائی 1999ء میں ان کی والدہ فوت ہوئی تھیں اور اس سال وہ خود بھی اپنی والدہ سے جاملا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمر میں مجھے یہ آزمائش سہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بچوں کی اور ان کی والدہ کی حفاظت اور کفالت کا خود ہی حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆

رپورٹ پکنک واقفین نو خوشاب شہر

○ مورخہ 6۔ اگست 2000ء واقف نو نے چلڈرن پارک خوشاب شہر میں ایک پکنک منائی اس پکنک میں سیکرٹری وقف نو اطفال الاحمدیہ مکرم محمد تیمور احمد خان صاحب بھی شامل ہوئے۔ پکنک سے قبل انتظامات کے احسن رنگ میں تکمیل پانے کے لئے ایک انتظامیہ تشکیل دی گئی جس نے بڑی محنت اور جانفشانی سے پکنک کے آغاز سے اختتام تک اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ اس پکنک میں 7 واقفین نو 6 واقفات نو اور دیگر 15 افراد نے شرکت کی۔ قائد صاحب مجلس اور مربی صاحب ضلع مکرم ارشاد احمد دانش صاحب کے ہمراہ واقفین نو سائیکلوں پر اور واقفات رکشہ پر چلڈرن پارک صبح 8 بجے پہنچے۔ مناسب جگہ کے انتظام کے بعد ترتیب سے سائیکلیں کھڑی کی گئیں اس کے بعد کلو اجمیعا کے تحت ناشتہ کرایا گیا۔ کچھ دیر بعد مختلف کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ اس کے بعد پھلوں سے بچوں اور دیگر افراد کی ریفریشمنٹ کرائی گئی۔ آخر میں بچوں کے درمیان نظموں اور لطائف کے مقابلے کرائے گئے اور دعا کے ساتھ اس پکنک کا اختتام ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم محمد یاسین خان صاحب کارکن وکالت وقف نو ربوہ کی چھوٹی بیٹی عزیزہ ہبتہ الحئی خان تقریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ صرف سر کو بخار ہوتا ہے۔ باقی جسم ٹھنڈا رہتا ہے۔ بخار میں خاطر خواہ کمی واقع نہیں ہو رہی۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم جمال الدین صاحب دارالعلوم غربی کے والد صاحب اور ساس، سسر کمزور اور بیمار ہیں۔ کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھلیسر انوالہ ضلع گجرات دل کے عارضہ کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے صحت و تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

تقریب یوم آزادی

○ مجلس نابینا ربوہ نے یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد کی جس کی صدارت محترم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب ایم اے صدر مجلس نابینا ربوہ نے کی۔ تلاوت کلام الٰہی کے بعد وطن کی محبت میں ایک منظوم کلام عارف حیات صاحب نے پڑھا۔ محترم حافظ محمود احمد ناصر صاحب نائب صدر مجلس نے حاضرین کو بتایا کہ پاکستان کس طرح معرض وجود میں آیا۔ حافظ صاحب کے خطاب کے بعد پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نے حصول پاکستان کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ محمد الیاس اکبر سیکرٹری اشاعت مجلس نے اپنے خطاب میں ملک اور وطن سے ہر حال میں محبت کرنے کی تلقین کی۔ تقریب میں کل 15 اراکین مجلس شامل ہوئے۔ تقریب کے اختتام پر محترم حافظ محمود احمد صاحب ناصر نے دعا کروائی۔

آپ کا عطیہ دیا خون
ایک قیمتی جان بچا سکتا ہے

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 25 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 26۔اگست۔ غروب آفتاب۔ 6-43
اتوار 27۔اگست۔ طلوع فجر۔ 4-13
اتوار 27۔اگست۔ طلوع آفتاب 5-33

آزاد کشمیر پر بھارتی حملہ پسپا

پاک فوج نے گزشتہ روز آزاد کشمیر کے راولاکوٹ سیکٹر میں بھارتی فوج کا حملہ پسپا کر دیا۔ دشمن بھاری مقدار میں گولہ بارود اور اسلحہ پیچھے چھوڑ گیا۔ دو پاکستان جوان شہید اور دو لاپتہ ہیں۔ پاکستان نے کہا ہے کہ جہاد کشمیر پر قابو پانے میں ناکامی کے بعد بھارت اشتعال انگیزیوں پر اتر آیا ہے۔ دوسری طرف بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ پاک فوج نے کنٹرول لائن پار کر کے حملہ کیا اور بھاری گولہ باری کی۔ لڑائی میں 12 پاکستانی فوجی شہید کرنے کا بھی دعویٰ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ 2 لاشیں ہمارے علاقے میں پڑی ہیں۔

پاکستانی سفارت کار نکال دیا

بھارت نے ایک پاکستانی سفارت کار کو جاسوسی کا الزام لگا کر نکال دیا ہے۔ نئی دہلی میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کو دفتر خارجہ میں طلب کر کے بتایا گیا کہ سفارت کار محمد رفیق کو ناپسندیدہ سرگرمیوں کے باعث نکالا جا رہا ہے۔

نواز شریف صدر نہیں رہے

مسلم لیگ کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نواز شریف اب مسلم لیگ کے صدر نہیں رہے۔ وہ اب کسی اور کو نامزد بھی نہیں کر سکتے۔ پارٹی کو نیا صدر منتخب کرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ پر حملہ شہباز شریف کی ہدایت پر کیا گیا تھا۔ اس وقت میرا استعفیٰ دینا نہیں بنتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلیاں بحال ہو کر رہیں گی۔

نواز شریف بدستور صدر ہیں

مسلم لیگ کے چیف آرگنائزر احسن اقبال نے کہا ہے کہ نواز شریف بدستور مسلم لیگ کے صدر ہیں۔ کالے قانون کی وکالت کرنے والے پٹ چکے ہیں۔ 94۔ ارکان کے اجلاس نے ثابت کر دیا ہے کہ پارٹی میں رخنہ ڈالنے کی کوشش ناکام ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے پاس چوہدری برادران جتنی دولت نہیں تو وہ خانہ بدوش نہیں ہو جاتا۔

بھارت بلند ترین چوٹی سے دستبردار

بھارت کارگل کی بلند ترین چوٹی پوائنٹ 5353 پر اپنا قبضہ جتانے سے دستبردار ہو گیا ہے اور اس نے اعتراف کر لیا ہے کہ یہ چوٹی پاکستان کی ہے اور اس پر پاک فوج موجود ہے۔

چار لیڈروں کا 5 روزہ ریمانڈ

مسلم لیگ کے چار لیڈروں جاوید ہاشمی، تہمینہ دولتانہ، سعد رفیق اور خواجہ حسان کا پانچ روزہ ریمانڈ لے لیا گیا۔

نئے قانون کے تحت نجکاری

حکومت کے نئے قانون کے تحت نجکاری پروگرام پر عمل کرتے ہوئے گذشتہ روز اسلام آباد میں پاکستان سٹیٹ آئل لمیٹڈ، سوئی ناردرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ اور سوئی سدرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ کا ایل پی جی کوٹہ 63 کروڑ روپے میں نیلام کر دیا گیا۔ اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں کھلی نیلامی ہوئی۔ 6 کمپنیوں نے حصہ لیا۔

پولیس تھانے بٹھانا تشدد کرنا چھوڑ دے

وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ پولیس لوگوں کو تھانے بٹھانا تشدد کرنا اور منہ سونگھنا چھوڑ دے۔ مری جانے والے لوگوں کی ڈگیاں چیک نہ کی جائیں۔ اور نہ ان سے حصہ مانگا جائے۔ انہوں نے کہا کہ دسمبر میں پولیس کی تنخواہیں بڑھیں گی۔ جرائم کی شرح صفر پر لائیں گے۔ پولیس نصاب کی تیاری کیلئے علماء کی مدد لی جائے گی۔

یقین ہے بھارت مذاکرات کرے گا

حزب المجاہدین کے عبدالمجید ڈار نے کہا ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ بھارت مذاکرات کی میز پر آئے گا۔ ہم نے جنگ بندی مہینوں کے غور کے بعد کی تھی اپنے فیصلے خود کرتے ہیں۔

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹر پرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

Natural goodness

Shezan
Fruitfully Yours
The Largest Manufacturer of Fruit Products in Pakistan.
adcom 1055/98